ایفائے عہد

حافظ محمد اعظم سلفی

جب کسی سے کوئی وعدہ کیا جائے تو اسے پورا کرنا چاہئے اس کو ایفائے عہد کہتے ہیں جو لوگ وعدہ کو پورا نہیں کرتے وہ سخت مجرم ہیں۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اپنی ربوبیت کا عہد لیا تھا جن لوگوں نے اس وعدے کو پورا کیا وہ فرمانبردار مسلمان کہلاتے ہیں اور جن لوگوں نے وعدہ پورا نہیں کیا وہ نافرمان کافر کہلاتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرمایا:

واوفوا بالعهد ان العهد كان مسئولا (بنی اسرائیل:۳۴)

اور وعدے کو پورا کرو اس لئے کہ قیامت کے دن اس کی باز پرس ہوگی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص میں تین باتیں ہوں گی وہ پکا منافق ہوگا۔

اذا حدث كذب واذا وعد اخلف واذائتمن خان (بخاری)

جب بات کرے جھوٹ بولے، جب وعدہ کرے وعدہ خلافی کرے، جب اس کے پاس امانت رکھی جائے تو خیانت کرے۔

اللہ تعالیٰ نے وعدہ پورا کرنے والوں کی بڑی تعریف فرمائی ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی جناب حضرت اسماعیل علیہ السلام کے متعلق فرمایا:

كان صادق الوعد کہ وہ وعدے کے بڑے سچے تھے جو بھی وعدہ کرتے تھے وہ ضرور پورا کرتے تھے اسی طرح ہمارے نبی جناب محمد رسول اللہ ﷺ وعدہ کے بڑے سچے تھے۔

عبداللہ بن ابی الحمسا فرماتے ہیں کہ آپ کی نبوت سے پہلے میں نے آپ سے کوئی چیز خریدی تھی اس میں کچھ میرے ذمہ آپ کا حق رہ گیا تھا میں نے عرض کیا آپ فلاں جگہ تشریف رکھیں میں ابھی آ کر آپ کا حق ادا کر دوں گا میں جا کر بھول گیا اور تین دن کے بعد مجھے یاد آیا تو اس جگہ حاضر ہو کر کیا دیکھتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ وہیں تشریف فرما ہیں مجھے دیکھ کر آپ نے صرف اتنا فرمایا کہ تین روز تمہارے انتظار میں یہاں ٹھہرا ہوا ہوں (ابوداؤد)

آپ کے اس ایفائے عہد کو دشمن بھی تسلیم کرتے تھے چنانچہ قیصر روم نے اپنے دربار میں آپ کے متعلق حضرت ابوسفیان سے جو اس وقت تک مسلمان نہیں ہوئے تھے بہت سی باتیں دریافت کی تھیں ان میں سے ایک بات یہ تھی:

فهل يغدر ، کیا محمد ﷺ عہد شکنی کرتے ہیں تو ابوسفیان نے یہ جواب دیا، **لا** وہ عہد شکنی نہیں کرتے۔

تو قیصر روم نے کہا:

وكذالك الرسل لاتغدر (بخاری)

اللہ کے رسول بدعہدی نہیں کیا کرتے۔

وعدے کو پورا کرنا عین ایمان ہے جو لوگ وعدہ کر کر کے پورا نہیں کرتے وہ بڑے مجرم اور بے دین ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لا ايمان لمن لا امانة له ولا دين لمن لا عهد له (احمد، ترغیب)

جو امانت دار نہ ہو وہ مومن نہیں جو بدعہد ہے وہ بے دین ہے۔

اور فرمایا:

ما نقص قوم العهد الا كان القتل بينهم ولا ظهرت الفاحشة في قوم الا سلط عليهم الموت ولا منع قوم الزكوٰة الا حبس عنهم القطر (حاكم ، ترغیب)

عہد شکن قوم میں جدال ہوتا ہے، زنا کار قوم میں موت زیادہ ہوتی ہے زکوٰۃ نہ دینے والے قحط و کال میں مبتلا ہوتے ہیں۔

ایک اور روایت میں ہے:

فمن احضر مسلمان فعليه لعنة الله والملئكة والناس اجمعين لا يقبل الله منه يوم القيمة عدلا

ولا صرفا (مسلم)

جو شخص کسی مسلمان سے عہد وعدہ کر کے توڑ دے تو اس کے اوپر اللہ کی اور تمام فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت پڑتی ہے اور اس کی کوئی نفلی اور فرضی عبادت قبول نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے قرآن مجید کے اندر ایفائے عہد کی تاکید اور نقض عہد کی مذمت میں یہ ارشاد فرمایا ہے:

واوفو بعهدالله اذا عاهدتم ولا تنقضوا الايمان بعد توكيدها وقد جعلتم الله عليكم كفيلا، ان الله يعلم ما تفعلون . ولا تكونوا كالتي نقضت غزلها من بعد قوة انكاثا، تتخذون ايمانكم دخلا بينكم ان تكون امة هي اربى من امة ، انما يبلوكم الله به وليبينن لكم يوم القيمة ما كنتم فيه تختلفون (نحل)

اور اللہ کے عہد کو پورا کرو جب تم آپس میں قول و اقرار کرو اور قسموں کو ان کی پختگی کے بعد توڑا نہ کرو باوجود یہ کہ تم خدا کو اپنا ضامن ٹھہرا چکے ہو جو کچھ تم کر رہے ہو یقیناً خدا اس کو جانتا ہے اور تم اس عورت کی طرح نہ ہو جاؤ جس نے اپنا سوت مضبوط کاتنے کے بعد ٹکڑے ٹکڑے کر کے توڑ ڈالا ہو کہ ٹھہراؤ تم اپنی قسموں کو آپ کے مکر کا باعث اس لئے کہ ایک گروہ دوسرے گروہ سے بڑھ جائے بات صرف یہی ہے کہ اس زیادتی سے خدا تمہیں آزما رہا ہے یقیناً اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ہر اس بات کو کھول کھول کر بیان کر دے گا جس کے بارے میں تم اختلاف کر رہے ہو۔

یعنی ایفائے عہد کی تاکید اور غدر و بدعہدی سے ممانعت کہ یہ چیز علاوہ فی نفسہ مہتم بالشان ہونے کے اس وقت مخاطبین سے بہت زیادہ مناسب حال تھی جس کا مسلم قوم کے عروج و ترقی اور مستقبل کی کامیابی پر بے انتہا اثر پڑنے والا تھا اسی لئے حکم دیا جب خدا کا نام لیکر اور قسمیں کھا کر معاہدے کرتے ہو تو خدا کے پاک نام کی حرمت بھی قائم رکھو۔

کسی قوم سے یا کسی شخص سے معاہدہ ہو (بشرطیکہ خلاف شرع نہ ہو) تو مسلمان کا فرض ہے کہ اسے پورا کرے خواہ اس میں کتنی ہی مشکلات اور مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑے۔

عہد باندھ کر توڑ ڈالنا ایسی حماقت ہے جیسے کوئی عورت دن بھر سوت کاتے پھر اسے شام کو توڑ کر پارہ پارہ کر دے چنانچہ مکہ میں ایک دیوانی عورت اسی طرح کیا کرتی تھی۔

مطلب یہ ہے کہ معاہدات کو محض کچے دھاگے کی طرح سمجھ لینا کہ جب چاہا کاتا اور جب چاہا انگلیوں کے اشارہ سے بے تکلف توڑ ڈالا سخت ناعاقبت اندیشی اور دیوانگی ہے بات کا اعتبار نہ رہے تو دنیا کا نظام مختلف ہو جائے قول و اقرار کی پابندی سے ہی عدل کی ترازو سیدھی رہ سکتی ہے جو قومیں قانون و انصاف سے ہٹ کر محض اغراض و خواہشات کی پوجا کرنے لگتی ہیں۔

معاہدوں اور قسموں کو فریب و دغا بازی، مکاری وحیلہ سازی کا آلہ مت بناؤ جس طرح پھر جس وقت کوئی جماعت معزز اور طاقتور سامنے آئی پہلی جماعت سے معاہدہ توڑ کر نئی جماعت سے گانٹھ لیا پھر چند روز بعد ان حلفاء کو کمزور بنانے اور اپنے کو بڑھانے کا موقع پاکر فوراً معاہدات توڑ ڈالے جس طرح آج کل کا معمول بن گیا ہے اللہ تعالیٰ نے قران مجید میں فرمایا:

وما يضل به الا الفاسقين الذين ينقضون عهد الله من بعد ميثاقه ويقطعون ما امر الله به ان يوصل (بقرة)

اور نہیں وہ گمراہ کرتا مگر فاسقوں کو وہ لوگ جو توڑتے ہیں اللہ کے وعدے کو اس کے پختہ ہونے کے بعد اور وہ توڑتے ہیں جسے اللہ جوڑنے کا حکم دیتا ہے

یعنی عہد شکنی کرنے والے صریح گمراہ اور فاسق ہیں اور فاسقوں کا ٹھکانا بہت برا ہے۔ اور مومنوں کی شان میں وہ صفتیں بیان کی گئی ہیں جو آخرت میں کام آنے والی اور تجارت اخروی کا ذریعہ بننے والی ہیں۔

نیکی اور بھلائی کا انحصار صرف نماز و روزہ ہی میں نہیں ہے بلکہ ان کے علاوہ بہت سی چیزوں میں ہے جن مین ایک چیز ایفائے عہد بھی ہے۔ مندرجہ ذیل آیتوں کو پڑھیے اور غور کیجئے کہ عہد پورا کرنے والوں کے بارے میں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

ليس البر ان تولو وجوهكم قبل المشرق والمغرب ولكن البر من آمن بالله واليوم لآخر وللملنكة والكتاب والنبيين واتى المال على حبه ذوي القربى واليتمى والمسكين وابن السبيل والسائلين وفي الرقاب واقام الصلوة واتى الزكوة والموفون بعهدهم اذا عاهدو والصابرين في الباساء والضراء وحين الباس اولنك الذين صدقوو اولنك هم المتقون (بقرة)

نیکی یہ نہیں کہ تم اپنا منہ مشرق یا مغرب کی طرف کرلو بلکہ نیکی کی بات تو یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اور آخرت اور فرشتوں اور آسمانی کتابوں اور پیغمبروں پر ایمان لائے اور مال اللہ کی محبت پر رشتہ داروں اور یتیموں اور محتاجوں، مسافروں اور مانگنے والوں کو دے اور غلامی وغیرہ کی قید سے لوگوں کی گردنیں چھڑائے نماز پڑھے اور زکوۃ دے اور جب کسی بات

(باقی صفحہ 33 پر)